مجموعۂ حمد و نعت

پیش کردہ

(مولینا الحاج) فدا حسین۔ فاضل ادب، منشی فاضل
سابق لکچرر۔ گورنمنٹ کالج اٹاوہ
ناظم مدرسہ عربیہ قرآنیہ و مدرسہ اسلامیہ نسواں
کٹرہ شہاب خاں۔ اٹاوہ یو۔پی
بھارت

ملنے کا پتہ
مکتبۂ قرآن کٹرہ شہاب خاں اٹاوہ

قیمت ایک روپیہ

جس سینے پہ قرآں اترا ہو اس سینے کی عظمت کیا کہنا

یہ جلوۂ حق سبحان اللہ یہ نورِ ہدایت کیا کہنا
جبریلِ امیں شیدا اُنکے یہ شانِ نبوت کیا کہنا

وہ کفر کی ظلمت دور ہوئی اور محفلِ دیں پُر نور ہوئی
یہ مہرِ ہدیٰ سبحان اللہ یہ صبحِ سعادت کیا کہنا

جس دل میں ہو پرتو کرسی و عرش اس دل کی بلندی صلِ علیٰ
جس سینے پہ قرآں اترا ہو اس سینے کی عظمت کیا کہنا

تسبیح سے دُنیا گونج اٹھی تکبیر کا غُل تا عرش گیا
تاثیرِ ہدایت صلِ علیٰ یہ جوش مبارک کیا کہنا

(کلیاتِ اکبر الہ آبادی)

٧٨٦

مجموعۂ حمد و نعت

پیشکردہ

(مولانا الحاج) فدا حسین فاضل ادب منشی فاضل

سابق لکچرر گورنمنٹ کالج اٹاوہ

ناظم مدرسہ عربیہ قرآنیہ و مدرسہ اسلامیہ نسواں

کٹرہ شہاب خاں اٹاوہ یو۔پی بھارت

ملنے کا پتہ

مکتبہ قرآن کٹرہ شہاب خاں اٹاوہ

قیمت ایک روپیہ

فہرست عنوانات

نحمدہٗ ونصلّے علیٰ رسولہ الکریم

عرضِ حال

حمد و نعت کا یہ چھوٹا سا مجموعہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں

اردو اخبارات میں نعتیں شائع ہوتی ہیں۔ اور وہ اخبارات چند دن بعد ردی

کی شکل میں شائع ہو جاتے ہیں۔ مجھے اس سے دکھ ہوتا تھا۔

جن اخبارات میں نعتیں شائع ہوتی تھیں۔ ان کو میں رکھ لیتا تھا

جب وہ بہت ہو گئے تو آرزو تھی کہ ایک مجموعہ نعت شائع ہو جائے۔

چنانچہ یہ مجموعہ زیادہ تر انہیں اخبارات کا رہینِ منت ہے۔ ان

مدیرانِ کرام اور شعرائے کرام کے شکریہ کے ساتھ اسکی اشاعت ہو رہی ہے

یوں تو نعت لکھنا بہت مشکل اور ادب طلب کام ہے۔ مگر پیشِ خدمت

نعتیں بفضلہ معیاری ہیں۔ خدا کرے یہ محنت کارآمد اور قبول ہو۔

والسلام

احقر فدا حسین

۹ شوال المکرم ۱۳۹۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد

خداوند تعالیٰ کی تعریف

تعریف اُس خدا کی جس نے جہاں بنایا
کیسی زمیں بنائی، کیا آسماں بنایا

پیروں تلے بچھایا کیا خوب فرش خاکی
اور سر پہ لاجوردی اک سائباں بنایا

مٹی سے بیل بوٹے کیا خوشنما اُگائے
پہنا کے سبز خلعت ان کو جواں بنایا

خوش رنگ اور خوشبو گل پھول ہیں کھلائے
اِس خاک کے کھنڈر کو کیا گلستاں بنایا

میوے لگائے کیا کیا خوش ذائقہ رسیلے
چکھنے سے جنکے مجھ کو شیریں دہاں بنایا

سورج سے ہم نے پائی گرمی بھی روشنی بھی
کیا خوب چشمہ تو نے اے مہرباں بنایا

سورج بنا کے تو نے رونق جہاں کو بخشی
رہنے کو یہ ہمارے اچھا مکاں بنایا

پیاسی زمیں کے منہ میں مینہ کا چوایا پانی
اور بادلوں کو تو نے مینہ کا نشاں بنایا

یہ پیاری پیاری چڑیاں پھرتی ہیں جو چہکتی — قدرت نے تیری انکو تسبیح خواں بنایا

تنکے اٹھا اٹھا کے لائیں کہاں کہاں سے — کس خوبصورتی سے پھر آشیاں بنایا

اونچی اڑیں ہوا میں بچّے نکو پر نہ ہوویں — ان بے پروں کا ان کو روزی رساں بنایا

کیا دودھ دینے والی گائیں بنائیں تو نے — چڑھنے کو میرے گھوڑا کیا خوش عناں بنایا

رحمت سے تیری کیا کیا ہیں نعمتیں میسّر — ان نعمتوں کا مجھ کو ہے قدرداں بنایا

آبِ رواں کے اندر مچھلی بنائی تو نے — مچھلی کے تیرنے کو آبِ رواں بنایا

ہر چیز سے ہے تیری کاریگری ٹپکتی
یہ کارخانہ تو نے کب رائیگاں بنایا

(مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی)

نعت شریف

ہر سمت تھا کچھ اور ہی ساماں ترے بغیر
ایماں فسردہ، کفر تھا خنداں ترے بغیر

کیونکر نہ ہم وسیلۂ رحمت کہیں تجھے
نازل ہی کیا خدا نے نہ قرآں ترے بغیر

رندانِ تشنہ لب لئے پھرتے تھے خالی جام
ہر سو تھا قحط بادۂ عرفاں ترے بغیر

حیوانیت کا رقص تھا عریاں ہر ایک سمت
انسانیت تھی سر بہ گریباں ترے بغیر

ہستی نے تیری خاک کا رتبہ بڑھا دیا
تھی پستیوں میں عظمتِ انساں ترے بغیر

آنے سے تیرے مل گئی آزادیٔ حیات
صحنِ چمن تھا گوشۂ زنداں ترے بغیر

جوشِ عمل تھا دل میں نہ حق کی تمیز تھی!
بےحس پڑے ہوئے تھے سب انساں ترے بغیر

بےحس الہ آبادی

نقیب سیرت نمبر، پھلواری شریف
٥ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ

کس — درجہ — محبت — ہے — رسول — عربی سے

کس درجہ عقیدت ہے رسولِ عربی سے
نادیدہ محبت ہے رسولِ عربی سے

ذرّات کو ہوتا ہے جو سورج سے تعلّق
مجھ کو وہی نسبت ہے رسولِ عربی سے

واللہ کسی اور نبی کو نہیں حاصل
وابستہ جو رحمت ہے رسولِ عربی سے

انسان کے نزدیک جو انسان کو لائی
قائم وہ اخوّت ہے رسولِ عربی سے

صدیق رضؓ امت میں ہوں کیوں افضل و اعلیٰ
صدیق رضؓ کو قربت ہے رسولِ عربی سے

جو قولِ محمدؐ ہے وہ حکمِ خدا ہے!
مانوس مشیّت ہے رسولِ عربی سے

اے کاش مسلمان کو آجائے میسّر
منسوب جو حکمت ہے رسولِ عربی سے

ملی دل میں وہی اُن کی محبت کا خزانہ ⁂ پائی یہی دولت ہے رسولِ عربی سے

دمی سیتاپوری
ہفت روزہ حرم ۲۰ رجب ۱۳۸۳ھ

محبت آپکی ہے شرط ایمانی

لیے پھرتا ہوں دل میں الفتِ محبوبِ یزدانی
مری دنیا بھی نورانی مری عقبیٰ بھی نورانی

وہ چینی ہو کہ ہندی ہو وہ رومی ہو کہ یونانی
جلادی تو نے سب کی بزم میں اک شمعِ نورانی

کلام ایسا کہ ہر ہر لفظ ہے تفسیرِ قرآنی
زباں ایسی کہ سب پہ کھل گئے اسرارِ پنہانی

عطا انسان کو تو نے کیا وہ حسنِ انسانی
کہ آقاؤں نے کی اپنے غلاموں کی شتربانی

اگر تیری نظر ہو جائے اے محبوبِ یزدانی
کریں طوفان کی موجیں بھی کشتی کی نگہبانی

نیاز و ناز کی مسلم کوئی دیکھے گل افشانی
محبت آپکی رکھی گئی ہے شرطِ ایمانی

(مسلم بنارسی مدینہ بجنور۔ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ)

زباں پر مری بار بار اللہ اللہ

زباں پر مری بار بار اللہ اللہ — ترا نام دل کا قرار اللہ اللہ!
حبیبِ خدا کا مزار اللہ اللہ — فضیلت کا اک شاہکار اللہ اللہ
تجلّی ہوئی سی ہر سو بہاریں — مدینے کا قربِ جوار اللہ اللہ
عجب روح پرور عجب شوق افزا — مدینے کے لیل و نہار اللہ اللہ
زمانے میں تشریف لانا کسی کا — زمانے میں دورِ بہار اللہ اللہ
ہوا حکم مجھ کو کہ جا سوئے جنت — گنہگار پر حق کا پیار اللہ اللہ

خرد جس پہ قرباں ہو رضواں کی نظریں
وہ یثرب کی رنگیں بہار اللہ اللہ

خرد غوث پوری
ماہنامہ سوداگر مئی ۶۳ء کراچی

آپکے نام پہ قربان رسولِ عربیؐ!

آپ کے نام پہ قربان رسولِ عربیؐ
یہ مرا دین اور ایمان رسولِ عربیؐ

ناز ہے تیری شفاعت پہ گنہگاروں کو
تم ہو امت کے نگہبان رسولِ عربیؐ

درس لیتا ہے تری زندگیِ پاک سے جو
ہے وہی صاحبِ ایمان رسولِ عربیؐ!

آپکے روضۂ اقدس کی زیارت ہو نصیب
میرے دل کا ہے یہ ارمان رسولِ عربیؐ

شوق ہے دل میں مدینے کی زیارت کا مگر
ہوں بہت بے سروسامان رسولِ عربیؐ

یوں مجیب آپ کی اُلفت کی قسم کھاتا ہے
ہاتھ میں اسکے ہے قرآن رسولِ عربیؐ

آگیا

رب کا دُلارا

آگیا

آگیا رب کا دُلارا آگیا
ساری دنیا کا سہارا آگیا

ہوگئیں آسان اُس کی مشکلیں
نام جس لب پر تمہارا آگیا

آگئی طیبہ سے بادِ منتظر!
کام جذبِ دل ہمارا آگیا

اب نظامِ زیست مستحکم ہوا
ہر سہارے کا سہارا آگیا

ظلمتِ دنیا مٹانے کے لئے ایک تابندہ ستارا آگیا
جاگ اٹھی سلمانؔ تقدیرِ بشر ● حُسنِ قدرت کا اشارا آگیا

(سلمانؔ عباسی لکھنؤ۔ ماہنامہ رضوان لکھنؤ) نومبر ۱۹۶۷ء

ساقی

یہی میرا عقیدہ ہے، یہی ایمان ہے ساقی
مرا صحیفہ، وظیفہ، ورد میں قرآن ہے ساقی

کلام اللہ کی تفسیر کا ہر لفظ نورانی
چراغِ نور پاش محفلِ عرفان ہے ساقی

محمد مصطفیٰ کی سیرتِ اقدس کا ہر لمحہ
کرم کی جان ہے گنجینۂ فیضان ہے ساقی

کلام اللہ کا پڑھنا، سمجھنا، دین پھیلانا
رہا ان سب میں مسلماں کی حقیقی شان ہے ساقی

فَذَکِّر اِنَّمَا اَنْتَ مُذَکِّر سے یہ ظاہر ہے
ثنا و حمد، روحِ عالمِ امکان ہے ساقی

ہے جسکے سر پہ تاجِ نشر و تبلیغِ نظامِ دیں
وہی عشق و محبت کے لیے سلطان ہے ساقی

پتہ "الدین یسر" سے ملا ہے اس حقیقت کا
سمجھنا بات کا تیری بہت آسان ہے ساقی

وہ انور کس طرح وقفِ تلاوت رہتے ہیں ہردم
خدا کے چاہنے والوں کی یہی پہچان ہے ساقی

انور صابری

قرآن حکیم نمبر روزنامہ نئی دنیا ۱۳،۵ ستمبر

رہبرِ اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد

بتاؤں میں کیسی عرب کی فضا تھی
جہالت کی ہر سمت چھائی گھٹا تھی

کہیں انتہا پر تھے بُغض و عداوت
کہیں رسمِ دختر کُشی تھی عبادت

کہیں ہاتھ باطل کا اتنا بڑھا تھا
کہ دامانِ حق پارہ پارہ ہوا تھا

کہیں بُت پرستی کہیں خود پرستی
کہیں مے پرستی کہیں عجُب و مستی

تو ہُم پرستی کا تھا دور دورا
ہر اک راہِ فطرت سے بھٹکا ہوا تھا

بتوں کو سب اپنا خدا جانتے تھے
مظاہر کو حاجت روا جانتے تھے

دماغوں پہ حیوانیت چھا گئی تھی
دلوں میں نہ عزت تھی انسانیت کی

کوئی گھر لڑائی سے خالی نہیں تھا
نہیں تھا کہیں نام امن و اماں کا

تظلّم کی ہر اک طرف تھی حکومت
غریبوں کی تھی زندگی اک مصیبت

ہر اک دل سے خوفِ خدا اٹھ چکا تھا
گناہوں میں ہر شخص ڈوبا ہوا تھا

(۲)

نظر آئی حالت جب ایسی عرب کی
تو پھر جوش میں آئی رحمت خدا کی

محمدؐ کو بھیجا بنا کے وہ رہبر
جو چھایا اندھیروں پہ خورشید بنکر

بتوں کی محبت ہوئی دور دل سے
جبیں جھک گئی ایک خالق کے آگے

جو صدیوں کی باہم دگر دشمنی تھی
محبت میں تبدیل اب ہو گئی تھی

ہوا حق و انصاف کا بول بالا
گیا جھوٹ، بہتان کا وہ زمانہ

گیا پھیل چاروں طرف نورِ ایماں
زہے آمدِ حاملِ علمِ قرآں!

الجمعہ ۱۰ ربیع اول ۱۳۷۴ھ
سجاد قادری

ترے دم سے راحت زمین و زماں میں

ترے دم سے راحت زمین و زماں میں　　　تو ہی وجہ رونق ہے کون و مکاں میں
رسالت تری تا قیامت رہے گی　　　نہ آئیگا کوئی نبی اب جہاں میں

کرشمہ ہے یہ تیرے لطف و نظر کا
لقب تجھ پہ سجتا ہے خیر البشر کا

زباں تیری مرہم ہے زخمی دلوں کی　　　نظر تیری ہمت ہے ٹوٹے ہوؤں کی
تو طاقت غلاموں کی روندے ہوؤنکی　　　تری ذات سنگم ہے بچھڑے ہوؤنکی

تری یاد سے نور دل میں جگر میں
زمانہ کو بدلا ہے بس اک نظر میں

لٹیروں کو تونے ہی رہبر بنایا!　　　جو سفاک تھے انکو دلبر بنایا!
فقیروں کو تونے تونگر بنایا　　　غلاموں کو شاہوں کا ہمسر بنایا

جو جاہل تھے ان پڑھ تھے ہادی بنے وہ
جو قاتل تھے رہزن تھے قاضی بنے وہ

(مرتضیٰ علی وفا۔ ماہنامہ سوداگر جمعیت پنجابی سوداگران دہلی ۲۰ مارچ ۱۹۶۰ء)

سرکار کی سیرتِ پاک!

انور صابری

باحسنِ عقیدت جس میں بیاں سرکار کی سیرت ہوتی ہے
اُس بزم کے ذرّے ذرّے پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے
قرباں میں اُس پیغمبر پر جس نے یہ حقیقت سمجھائی!
مخلوق کی خدمت کرنے سے خالق کی عبادت ہوتی ہے
جو رحمتِ عالم خُلقِ مجسّم کے فرماں پر چلتے ہیں
کیا ذکر دلوں کا اُنکی تو روحوں پہ حکومت ہوتی ہے
دشمن کو جو گالی کا بدلہ دیتے ہیں دُعا سے اُن کیلئے
تائیدِ مشیّت ہوتی ہے قدرت کی حمایت ہوتی ہے
سجدوں کے نشاں پیشانی پر ایماں کی حرارت سینوں میں
کرتے ہیں عمل جو قرآں پہ اُن کی یہ علامت ہوتی ہے
تاریخ شہادت دیتی ہے اخلاق و مروّت کے بل پر
اسلام کی خوش اسلوبی سے تبلیغِ حقیقت ہوتی ہے
عرفان و یقیں کی دنیا میں چلتی ہیں نظر کی شمشیریں
اس نرم و حسیں انداز سے ہی تصدیقِ رسالت ہوتی ہے
پیغامِ خدا سے جبر و ستم تسلیم کیا ہے دنیا نے
شمشیر و سناں کے زور سے کب مذہب کی اشاعت ہوتی ہے
اس ذاتِ گرامی پہ انور ہو جائے فدا سب قلب و جگر
تعلیم سے جسکی انساں کو انساں سے محبت ہوتی ہے

رہبرِ اعظمؐ کی تشریف آوری

چھا رہی تھیں جب فضائے دہر پر تاریکیاں — ایک ویرانہ سا ویرانہ تھی ہر بزمِ جہاں!
ہو چکی تھی بے نیازِ حق ہر اک فکر و نظر — اور شیاطیں خندہ زن تھے اشرف المخلوق پر
چھا گئی تھی فکرِ انسانی پہ جب حیوانیت — پارہ پارہ ہو چکا تھا دامنِ انسانیت
قوتِ باطل کے آگے عقل تھی معذور تھی — زندگی کیا تھی بس اک رستا ہوا ناسور تھی
اٹھ چکا تھا دل سے ہر انسان کے خوفِ خدا — تھا ہر اک انسان کا انسان ہی حاجت روا
شرک و باطل بغض و کینہ نخوت و فسق و فجور — خود پرستی، عیش و مستی، جام و مے لطف و سرور
الاماں صد الاماں یہ گمرہی کی انتہا — پتھروں کی مورتی کو لوگ کہتے تھے خدا
تب ہوا اک رہبرِ اعظم کا دنیا میں ورود — رحمۃ للعالمیں تھا بالیقیں جس کا وجود
وہ حقیقت آشنا وہ پیکرِ صدق و صفا — جس کا ہر فرمان تھا دراصل فرمانِ خدا
نورِ حق بن کر بڑھا، باطل پہ بڑھ کر چھا گیا — جاگ اٹھے فہم و خرد انسان کو ہوش آ گیا
نغمۂ توحید سے گونجی فضائے کائنات — نورِ ایماں سے مزین ہو گئی بزمِ حیات
رہبرِ اعظم نے جب دم درسِ قرآنی دیا — زندگی تو زندگی مرنے میں لطف آنے لگا
اب وہی انساں کہ جو تھا سینۂ گیتی پہ بار — ق — کھو چکا تھا اپنے ہاتھوں سے جو خود اپنا وقار
دیکھ اے طالبؔ وہی انساں وہی غفلت شعار
بن گیا آئینہ دارِ جلوۂ پروردگار

(طالبؔ چاند پوری)

منکفو

قرآنی تعلیمات کا اثر

اُمّی لقب رسول نے سب کو سُنائی وہ کتاب!
جس کا ہر ایک لفظ ہے حکمت و موعظت کا باب
سُن سُن کے جسکو جاگ اُٹھے صدیوں سے تھے جو محوِ خواب
انقلاب زندہ باد، زندہ باد انقلاب

بلالؔ گیاوی

نقیب سیرت نمبر ۱۳۷۸ھ

جہاں کی زباں پہ ہے نام محمدؐ

جہاں کی زباں پہ ہے نام محمدؐ
ہر اک دل میں ہے احترامِ محمدؐ
بلا اِذنِ خالق، کہا کچھ نہ منہ سے
کلامِ خدا ہے کلامِ محمدؐ
محمدؐ کا رتبہ ارے اللہ اللہ!
خدا کو ہے خود احترامِ محمدؐ
سلاطینِ عالم سے بھی وہ سوا ہے
حقیقت میں ہے جو غلامِ محمدؐ
نہ کیوں چوم لوں اُن لبوں کو میں حافظؔ
ادا جن لبوں سے ہو نام محمدؐ

محمد اسحاق حافظ سہارنپوری

روزنامہ الجمعیۃ سیرت نمبر، ۲ اکتوبر ۱۹۵۸ء

مدینے کی دلکش فضا دیدنی ہے

مدینے کی دلکش فضا دیدنی ہے
چمن ساز موجِ ہوا دیدنی ہے

بہر سمت نورِ خدا دیدنی ہے
رُخِ مصطفےٰ کی ضیاء دیدنی ہے

وہاں ذرّے ذرّے کے سینہ میں دل ہے
جہاں بھی وہ ٹھہرے وہ جا دیدنی ہے

سخی! تیرے لطف و کرم کے تصدّق
غنی! تیری شانِ عطا دیدنی ہے

گنہگار ہیں زیرِ دامانِ رحمت!
غرض حشر کا ماجرا دیدنی ہے

نوا دلبرانہ ادا خسروانہ
مرے شاہ کا ہر گدا دیدنی ہے

گلیم ابوذرؓ ہو، یا فقرِ حیدرؓ
محبت کی ہر اک ادا دیدنی ہے!

غبارِ مدینہ ہے اکسیرِ اعظم
نظر ہو تو یہ کیمیا دیدنی ہے

مرا درد ہی میرا درماں ہے مظہرؔ
مرا درد میری دوا دیدنی ہے

روزنامہ سیاست جدید کانپور
۲۱؍ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ

مدینے کی باتیں

کرو ہمسفر و مدینے کی باتیں
یہی ہیں حقیقت میں جینے کی باتیں

اسی طرح کچھ تشنگی کو بڑھائیں
کریں آبِ زمزم کے پینے کی باتیں

تقاضا غلامی کا یہ کہہ رہا ہے
کہ دن رات ہوں بس مدینے کی باتیں

مبارک جنونِ محبت مبارک
یہ دیوانگی اور قرینے کی باتیں

فضائے مدینہ ہے یا بزمِ جنت
نہ قصّے حسد کے نہ کینے کی باتیں

مدینے میں تھے جس زمانے میں حاضر
یہ ہیں اُس مبارک مہینے کی باتیں

جو چاہو کہ تازہ رہے دین و ایماں
تو کرتے رہو تم مدینے کی باتیں

رہے پاسِ آداب اے دل ہمیشہ
ہوں دیوانگی میں قرینے کی باتیں

سُنا دے خدارا کوئی پھر سُنا دے
وہی "بابِ رحمت" کے زینے کی باتیں

کھُلے گا نہ اشعار سے راز دل کا
خدا کو ہیں معلوم سینے کی باتیں

بنا کر مرے قال کو حال آقا
چھڑا دیجیے اس کمینے کی باتیں

حمیدؔ اپنے دل کا یہی مدعا ہے
کہ ہوتی رہیں کچھ مدینے کی باتیں

گلبانگِ حرم۔ زائرِ حرم حمید صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

سلام اُس پر کہ جس نے زندگی کا راز سمجھایا

سلام اُس پر کہ جس نے زندگی کا راز سمجھایا
سلام اُس پر کہ جو خود بدر کے میدان میں آیا
سلام اُس پر کہ جس کا نام لے کر اُسکے شیدائی
الٹ دیتے ہیں تختِ قیصریت اوجِ دارائی
سلام اُس ذات پر جسکے پریشاں حال دیوانے
سُنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ و حیدرؓ کے افسانے
درود اُس پر کہ جس کا نام تسکینِ دل و جاں ہے
درود اُس پر کہ جس کے خُلق کی تفسیر قرآں ہے
درود اُس پر کہ جو تھا صدرِ محفل پاکبازوں میں
درود اُس پر کہ جس کا نام لیتے ہیں نمازوں میں
درود اُس پر بہارِ گلشنِ عالم جسے کہیئے
درود اس ذات پر فخرِ بنی آدم جسے کہیئے
رسولِ مجتبےٰ کہیے محمد مصطفےٰ کہیئے
وہ جس کو ہادیٔ دین ناکدر خذ ما صفا کہیئے

ماہرالقادری

(سیاست جدید، عید میلاد النبی نمبر ۱۵ر اگست ۱۹۶۲ء)

سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی

سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی!
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی!
سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سُن کر دعائیں دیں
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا!
سلام اُس پر جو سچائی کی خاطر دُکھ اُٹھاتا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا!
سلام اس پر جو امت کے لیئے راتوں کو روتا تھا
سلام اس پر جو فرشِ خاک پر جاڑے میں سوتا تھا
سلام اس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اس پر بُروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں
دُرُود اس پر کہ جس کا نام تسکینِ دل و جاں ہے
درُود اس پر کہ جس کے خُلق کی تفسیر قرآں ہے

ماہر القادری روزنامہ سیاست جدید میلاد نمبر ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ

سلام

اُس ذات پہ آیا جو ختم المرسلیں ہو کر

سلام اس ذات پر آیا جو ختم المرسلیں ہو کر — جو لوٹا تھا شبِ معراج میں عرشِ بریں ہو کر
سلام اس پر جو طائف سے چلا اندوہگیں ہو کر — سلام اس پر دعائیں جسنے کیں زخمی جبیں ہو کر
سلام اس پر جو آیا ہر دو عالم کا امیں ہو کر — جو دنیا میں رہا تفسیرِ قرآنِ مبیں ہو کر
سلام اس پر جو آیا نازشِ دنیا و دیں ہو کر — فقیری فخر تھی جسکے لئے مسند نشیں ہو کر
سلام اس پر زمیں پر جو رہا زیبِ زمیں ہو کر — سلام اس پر جو آیا حق کا تاجِ زرنگیں ہو کر

سلام اس پر کہ جسکو گنبدِ خضرا پسند آیا
سلام اس پر کہ جسکو یثرب و بطحا پسند آیا

سلام اس پر مذاقِ زندگی جسنے سکھایا ہے — زمانہ کو اصولِ آشتی جس نے سکھایا ہے
سلام اس پر کہ رمزِ آگہی جسنے سکھایا ہے — سلام اس پر پیامِ سرمدی جسنے سکھایا ہے
سلام اس پر کہ طرزِ سروری جسنے سکھایا ہے — فقیروں کو بھی آئینِ شہی جسنے سکھایا ہے
سلام اس پر کہ اندازِ خودی جسنے سکھایا ہے — سلام اس پر کہ ذوقِ صفدری جسنے سکھایا ہے
سلام اس پر طریقِ بندگی جسنے سکھایا ہے — سلام اس پر کہ رازِ عاشقی جسنے سکھایا ہے

سلام اس میرے آقا پر جو قرآنِ مبیں لایا
سلام اس ذات پر جو فخرِ موجودات کہلایا

(اختر چغتائی میرٹھی)

سلام

بحضورِ شاہِ اُمم صلے اللہ علیہ وسلم

میری طرف سے بھی اے رہروانِ راہِ حجاز / تمام اہلِ حرم کو سلام کہہ دینا!
وہ شہرِ پاکِ مدینہ، وہ بارگاہِ حبیبؐ! / دیارِ شاہِ اُممؐ کو سلام کہہ دینا
باشتیاقِ حضوری بہ التماسِ دُعا! / مُجاورینِ حرم کو سلام کہہ دینا
ادب شناسِ محبت، وہ رازدارِ حرم / ہمارے شیخِ حرم کو سلام کہہ دینا
ہے جو یاد، تو اِک دردمندِ اُلفت کا / طبیبؐ دردو اَلم کو سلام کہہ دینا
وہ آفتابؐ دو عالم، وہ ماہتابِ عربؐ / شہِ حجاز و عجمؐ کو سلام کہہ دینا
وہ جس کی خاکِ کفِ پا پہ مہر و ماہ نثار / اسی کے نقشِ قدم کو سلام کہہ دینا
حقیر ذرّوں کو جس نے بنادیا خورشید / اس آفتابِ کرمؐ کو سلام کہہ دینا
گناہگار ہیں محتاج جسکی رحمت کے / اُسی شفیعِ اُممؐ کو سلام کہہ دینا
سلام کہہ چکو جب سب کو تم، تو چپکے سے / نسیمِ صبحِ حرم کو سلام کہہ دینا
پیام ایک ہے یہ بھی کہ ہر پیام کے بعد / شمیمِ کوئے حرم کو سلام کہہ دینا

دلِ حمید کے ذرّے اڑا کے طیبہ میں
نبیؐ کی خاکِ قدم کو سلام کہہ دینا

(گلبانگِ حرم۔ زائرِ حرم حمید صدیقی لکھنوی علیہ الرحمۃ)

ہم دل سے ہیں تم پر فدا

ہم دل سے ہیں تم پر فِدا
حضرت محمد مصطفےٰؐ

اللہ کے پیارے ہو تم
خِلقت کے تم ہو پیشوا

تم نے خدا کے حکم سے
ڈنکا بجایا دین کا

پھیلا کے نور اسلام کا
جگ میں اُجالا کر دیا

ایمان کی انصاف کی
بنیاد دی تم نے جما

کیونکر رہیں دنیا میں ہم
کیا ہے بھلا کیا ہے برا

اوروں کا ہے کیا ہم پہ حق
کیا حق ہے اپنی ذات کا

کیا کیا ہیں حق اللہ کے
یہ سب بتایا تم نے بتا

ہر بات میں سو خوبیاں
ہر کام حکمت سے بھرا

بڑھے نبیؐ کے نام پر
صلِّ علےٰ صلِّ علےٰ

(اقبال اردو کی پہلی)

بچّے کی دعا

خدایا تو موجود ہے ہر جگہ
ہمیں چشمِ بینا کر دیکھے نگہ

عطا کر ہمیں چشمِ بینا خدا
کہ ہم دیکھیں جلوہ ترا برملا

نہ دکھلائے تو راہ سیدھی اگر
بھٹک جائیں ہم راہ سے سربسر

نہیں کوئی معبود تیرے سوا
ہمیشہ سے تو ہے رہے گا سدا

زمانے میں عزّت ہمیں کر عطا
ترقی کے سب راز ہم کو بتا

ہمارا نہیں کوئی تیرے سوا
ہمیں تو نہ محتاج کر غیر کا

بنیں متقی ہم رہے تیرا ڈر
بڑے صبر سے زندگی ہو بسر

جو رستہ ہو نیکی کا اس پر چلا
برائی کے رستے سے ہم کو بچا

تو اسحاق روزِ قیامت سے ڈر
گناہوں سے بچ اور عمل نیک کر

محمد اسحاق بوریانوی
ہفتہ وار ایڈیشن الجمعیۃ ۱۶ رجب ۱۳۶۳ھ

پیارے نبیؐ پر بھیجو سلام

پیارے نبی پر بھیجو سلام ٭ سب سے بہتر ہے یہ کام

پیارے نبی پر بھیجو سلام
سب سے بہتر ہے یہ کام
آمنہ بی کے لختِ جگر!
عبد اللہ کے نورِ نظر
رحمتِ کل نوری پیکر
اول و آخر پیغمبرؐ
احمدؐ اور محمدؐ نام
صلِّ وسلّم اُن پہ مدام
پیارے نبی پر بھیجو سلام
نبیوں کے سردار نبیؐ
محبوبِ غفّار نبیؐ
اُمّت کے غمخوار نبیؐ
عرشِ علا پر وقتِ کلام
بھولے نہیں اُمّت کا نام
پیارے نبی پر بھیجو سلام
آپ سے پہلے دنیا میں
سُن کر ایک خدا کا نام
مچ گیا اُن میں اک کہرام
پیارے نبیؐ پر بھیجو سلام
آپ نے آکر دنیا کو
رازِ حقیقت بتلایا
دین سے غافل بندوں کو
حق کا رستہ دکھلایا
ذاتِ مبارک رحمتِ عام
فیض اٹھائیں خاص و عام
پیارے نبیؐ پر بھیجو سلام
مانگو مانگو حق سے دعا
سیفؔ یہی ہر صبح و مسا
قادرِ مطلق! اے مولیٰ
ہم کو اک اور نیک بنا
سب کا ہو بالخیر انجام
سب کا ہو فردوس مقام

(الجمعیۃ سیف علیگڈھ)

ڈرتے نہیں باطل سے غلامانِ محمدؐ

صلے اللہ علیہ وسلم

ڈرتے نہیں باطل سے فدایانِ محمدؐ — شاہوں کو جھکاتے ہیں غلامانِ محمدؐ

ابھرے گا زمانے میں ابھی نقشِ وفا اور — نکھرے گا ابھی اور گلستانِ محمدؐ

کچھ فرش نشینوں پہ ہی موقوف نہیں ہے — افلاک نشیں بھی ہیں ثنا خوانِ محمدؐ

ہے آدمِ خاکی پہ کرم شاہِ عرب کا — کونین ہے شرمندۂ احسانِ محمدؐ

جچتے نہیں دارا و سکندر بھی نظر میں — اللہ غنی شانِ غلامانِ محمدؐ

بجھنے کو ہیں باطل کے چراغوں کی ضیائیں — روشن ہے مگر شمعِ شبستانِ محمدؐ

ایک جرعۂ نو ساقیِ میخانۂ یثرب — ہم بھی ہیں قدح خوارِ خمستانِ محمدؐ

رکھتی نہیں وہ خوف و خطر تیغ و سناں کا — جس قوم میں ہو جذبۂ ایمانِ محمدؐ

فاروق ہمیں خوف حوادث کا نہیں ہے
جیتے ہیں تہِ سایۂ دامانِ محمدؐ

بشیر فاروقی

سیاست جدید
۱۵ر اگست ۶۲ء

رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم

بیباک صدیقی میرٹھی

چاند تارے ہیں ثناخوانِ رسولِ عربیؐ
ذرّہ ذرّہ کو ہے ارمانِ رسولِ عربیؐ

ہم تو اپنے ہیں یہاں غیر سکوں پاتے ہیں
دیکھنا وسعتِ دامانِ رسولِ عربیؐ

کاش لے جائے مجھے سوئے مدینہ کوئی
دیکھ لوں میں بھی گلستانِ رسولِ عربیؐ

چھین لے دولتِ کونین بلا سے کوئی
میری نظروں میں ہے ایوانِ رسولِ عربیؐ

پھیلتے جاتے ہیں ہر سمت حرا کے انوار
بڑھتے جاتے ہیں ثناخوانِ رسولِ عربی

ذہن میں ہے تری رحمت کا تصوّر یارب
اور ہاتھوں میں ہے دامانِ رسولِ عربی

بشکریہ الجمعیۃ دہلی ۵۸ء

حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

پنجتن شعر

۱۔ ما طالب خدائیم بر دین مصطفٰے ایم
بر درگہش گدائیم سلطان ما محمدؐ

ترجمہ :۔

ہم خدا کے طلب گار ہیں۔ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین پر ہیں۔ انکی درگاہ پر گدا ہیں۔ ہمارے بادشاہ محمدؐ ہیں۔

۲۔ از اُمتانِ دیگر ما آمدیم برسر
وانرا کہ نیست باور برہانِ ما محمدؐ

ترجمہ :۔

دوسری امتوں سے ہم بہتر ہیں۔ جس کو اس بات کا یقین نہ ہو تو ہم دلیل میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیش کرتے ہیں۔

۳۔ در باغ و بوستانم دیگر مخواں معینے
باغم بس ست قرآں بستانِ ما محمدؐ

ترجمہ:۔

باغ اور بوستان میں اے معین ہم کو اب نہ بلاؤ۔ ہمارا باغ قرآن ہے اور ہمارے لئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت بوستان کے کافی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

ختم شد

انساں کو انساں کی غلامی سے چھڑایا

واللہ اُسے دولتِ کونین ہے حاصل
جس شخص کے ہاتھوں میں ہے دامانِ محمدؐ

ہر ایک نبی یوں تو ہوا باعثِ رحمت
ان سب سے نرالی ہے مگر شانِ محمدؐ

تخصیص نہیں اہلِ عرب اہلِ عجم کی
دُنیا کے لئے عام ہے فیضانِ محمدؐ

لائینگے نہ خاطر میں کبھی قیصر و جم کو
وہ جو ہیں حقیقت میں غلامانِ محمدؐ

مت چشمِ حقارت سے انھیں بندۂ زر دیکھ
بے تاج کے شہ ہیں یہ گدایانِ محمدؐ

کیوں عطر میں ڈوبی ہوئی اسطرح فضا ہے
بکھری ہے مگر کاکلِ پیچانِ محمدؐ

آسیبِ زمانہ کا نہیں اسکو کوئی باک
یہ سایہ فگن جس پہ ہے دامانِ محمدؐ

انسان کو انساں کی غلامی سے چھڑایا
انسان کی گردن پہ ہے احسانِ محمدؐ

دُنیا میں ہر ایک سمت اُجالا ہے اسی سے
خورشیدِ جہاں تاب ہے قرآنِ محمدؐ

شاکر کے قریب اے غمِ دوراں نہ بھٹک تو
ہے بلبلِ شیدائے گلستانِ محمدؐ

شاکر الاسعدی

ماہنامہ رضوان لکھنؤ۔ مارچ ۶۶ء

مطبوعہ
رزاقی پریس ٹپکاپور
کانپور